

260381- قیمت ادا کیے بغیر یا پانی کا میٹر لگوانے بغیر پانی استعمال کرنے کا حکم

سوال

ہم پانی استعمال کر رہے ہیں لیکن اس کی قیمت ادا نہیں کرتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی میٹر نہیں لگا ہوا، اور پانی ہمارے گھر پہنچ رہا ہے، تو کیا یہ پانی استعمال کرنا حرام ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اگر حکومت کی جانب سے صرف ایسے لوگوں کو پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے جو میٹر لگائے ہوئے ہوں، عام طور پر ایسے ہی ہوتا ہے، تو پھر اس پانی کو بلا قیمت حاصل کرنے کے لیے حیلے بازی کرنا جائز نہیں ہے، چاہے یہ حیلہ میٹر نہ لگوانے کی صورت میں ہو، یا میٹر کو خراب کرنے کی صورت میں، یا بل کی عدم ادائیگی کی شکل میں؛ کیونکہ اس میں دھوکا دہی، عوامی مال کو باطل طریقے سے ہڑپ کرنا شامل ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ بَدَّلُوا مَوَازِينَهُمْ بِأَنبِطَالٍ إِلَّا أَنْ يَحْمِلُوا تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مَعْتَمَدٍ...﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ، الا کہ باہمی رضامندی کے ساتھ تجارت ہو۔ [النساء: 29]

اسی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس نے دھوکا دہی کی وہ مجھ میں سے نہیں۔) مسلم: (102)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (مکاری اور دھوکا دہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔) اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہی روایت صحیح بخاری میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ: (دھوکا دہی آگ میں ہے، اور جو کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، تو وہ مردود ہے۔)

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی سے پوچھا گیا:

"کیا کسی کافر ملک میں بجلی اور پانی کے میٹر کو روکنا جائز ہے؟ مقصد یہ ہے کہ انہیں کمزور کیا جائے؟ واضح رہے کہ یہ ممالک مجھے سے ظالمانہ طور پر ٹیکس بھی وصول کرتے ہیں۔" تو انہوں نے جواب دیا:

"نہیں، کیونکہ یہ لوگوں کا مال باطل طریقے سے ہڑپ کرنے میں شامل ہوگا۔" ختم شد

"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (23/441)

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی سے یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ:

"کیا بجلی، گیس، پانی، ٹیلی فون وغیرہ کے بل سے بچنے کے لیے حیلے بازی کرنا جائز ہے؟ واضح رہے کہ ان کاموں کی ذمہ داریاں پرائیویٹ کمپنیوں پر ہوتی ہیں۔" تو انہوں نے جواب دیا:

"یہ جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے میں شامل ہوگا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْتِرُ كُفْرَكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَنْفُسِكُمْ﴾۔ یعنی: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ان باتوں کو ان کے مالکوں تک پہنچا دو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا النَّبَاتِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى آبَارٍ عَمَّ تَوَاضِعِهِمْ وَلَا يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ كَانَ يُحْمَرُ رَجِيمًا﴾. ترجمہ: اے ایمان والو تم اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ، الاکہ باہمی رضامندی کے ساتھ تجارت ہو، اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔ [النساء: 29] "ختم شد

"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (23/441)

اس لیے آپ پر واجب ہے کہ میٹر لگوائیں، اور پانی کی قیمت ادا کریں، چاہے اس کی ذمہ داری حکومتی ادارے پر ہے یا پرائیویٹ ادارے پر، وگرنہ آپ کے لیے پانی استعمال کرنا حرام ہو گا، اور یہ غضب شدہ مال کا حکم رکھے گا، الاکہ کمپنی کا مالک تمہیں اس بات کی اجازت دے۔

واللہ اعلم